سے نرمی کرنا اور مسلمانوں سے دشمنی کرنا' یہ اخلاق ہیں۔ اگر بدمذہب پر سختی کرنا اسلامی اخلاق ہیں' تو جملہ پھر کس پر کیا گیا؟ سانپ کو مار ڈالنا اور کھیت میں سے گھاس کو نکال دینا ہی بہتر ہے۔

آیت ۷۸۔ "عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ" (پارہ ۲۹ سورہ جن رکوع ۲) غیب کا جاننے والا ہے' اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسول کے۔

یہ آیت کریمہ بھی حضور علیہ السلام کی نعت پاک ہے' اور حضور علیہ السلام کے علم غیب کو بیان فرما رہی ہے۔ اس میں ارشاد فرمایا گیا کہ پروردگار عالم غیب کا جاننے والا ہے' اور اپنے خاص غیب پر کسی کو قبضہ نہیں دیتا سوائے اپنے خاص پیغمبر کے۔

اس آیت میں دو چیزیں قابل لحاظ ہیں۔ ایک تو خدا کا خاص غیب اور ایک تسلط دینا۔ غیب اس کو کہتے ہیں جو آنکھ' کان' ناک وغیرہ حواس سے نہ معلوم ہو سکے اور نہ عقل میں فوراً آ سکے' جیسے جنت و دوزخ وغیرہ۔ اب ہمارے لئے بمبئی اور کلکتہ وغیرہ کا علم علم غیب نہیں کیوں کہ آج جا کر دیکھ سکتے ہیں اور ہزارہا آدمیوں نے ہم کو خبر دی کہ وہ دنیا میں دو شہر ہیں لہٰذا یہ غیب نہیں' غیب دو طرح کا ہے ایک تو وہ جس کو دلیل وغیرہ سے معلوم کر سکیں' جیسے خدا کی صفات اور خدائے پاک کا ہونا' دوسرے وہ جس کو دلیل وغیرہ سے بھی معلوم نہ کر سکیں۔ پہلی قسم کا غیب تو رسولوں کے سوا اوروں کو بھی عطا ہو جاتا ہے' جیسے قرآن میں فرمایا۔ "یؤمنون بالغیب" اور دوسری قسم کا غیب' یہ خدا کا غیب ہے جس کو فرمایا۔ "غیبہ" یہ غیب سوائے رسول کے اور کسی کو نہ دیا جائے گا' ہاں جس کو رسول علیہ السلام اپنے کرم سے بتا دیں اس کو حضور علیہ السلام کے ذریعہ سے ملے گا' یہ ہی اس آیت میں مراد ہے۔ کہ پروردگار عالم اپنا غیب اپنے خاص رسول کے سوا کسی کے قبضہ میں نہیں دیتا۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام کو رب تعالیٰ نے خاص اپنا غیب عطا فرمایا۔ (تفسیر کبیر اور تفسیر بیضاوی اور روح البیان)

اب جن آیتوں میں ذکر ہے کہ سوائے خدا کے اور کوئی غیب نہیں جانتا' اس کے معنی ہیں کہ حقیقی اور ذاتی علم خدائے پاک کے ساتھ خاص ہے' انکار ہے ذاتی کا اور ثبوت ہے علم عطائی کا' جیسے قرآن پاک میں آتا ہے "ان العزۃ للہ جمیعا" (ساری عزتیں اللہ ہی کے لئے ہیں) پھر ارشاد ہوا "فللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین" عزت اللہ کی ہے اور رسول کی اور مسلمانوں کی' ایک جگہ ارشاد ہوا۔ "ان الحکم الا للہ" (سوائے خدا کے کسی کا حکم نہیں) دوسری جگہ ارشاد ہوا "فابعثوا حکما من اھلہ وحکما من اھلھا" (جب کسی شوہر اور بیوی میں جھگڑا ہو جائے تو ایک پنچ تو عورت کی طرف سے اور ایک مرد کی طرف سے بھیجو۔)

اب ان آیتوں کا یہ ہی مطلب ہے کہ حقیقی عزت اور حقیقی حکومت تو صرف اللہ ہی کی ہے' مگر خدا کے دینے سے مسلمانوں کو عزت بھی ملی اور حکومت بھی۔ اسی طرح علم غیب' حضور کو کتنا علم غیب ملا' یہ تو دینے والا رب اور لینے والے محبوب ہی جانتے ہیں' لوح محفوظ میں سارے "ماکان ومایکون" کا علم ہے مگر لوح محفوظ میرے آقا کے علم کے دریا کا ایک قطرہ ہے' قصیدہ بردہ میں ہے۔

ومن علومک علم اللوح والقلم

ہاں جس قدر روایات سے پتہ لگتا ہے وہ یہ ہے کہ از ازل تا روز قیامت ذرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ کا علم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیا گیا' از عرش تا فرش دکھائے گئے' اگر کوئی پرندہ بھی پر مارتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا بھی علم دے دیا گیا۔ اس کی پوری تحقیق ہماری کتاب "جاء الحق وزھق الباطل" میں دیکھو' ایسی تحقیق اور جگہ مشکل سے ملے گی۔

دوسری بات اس آیت سے یہ معلوم ہوئی کہ خدا کا علم غیب حضور علیہ السلام کے قبضہ میں دے دیا گیا ہے کہ اگر کسی پر توجہ فرما دیں تو اس کو بھی عرش سے فرش تک روشن فرما دیں' حضور غوث پاک فرماتے ہیں۔

نظرت الی بلاد اللہ جمعا

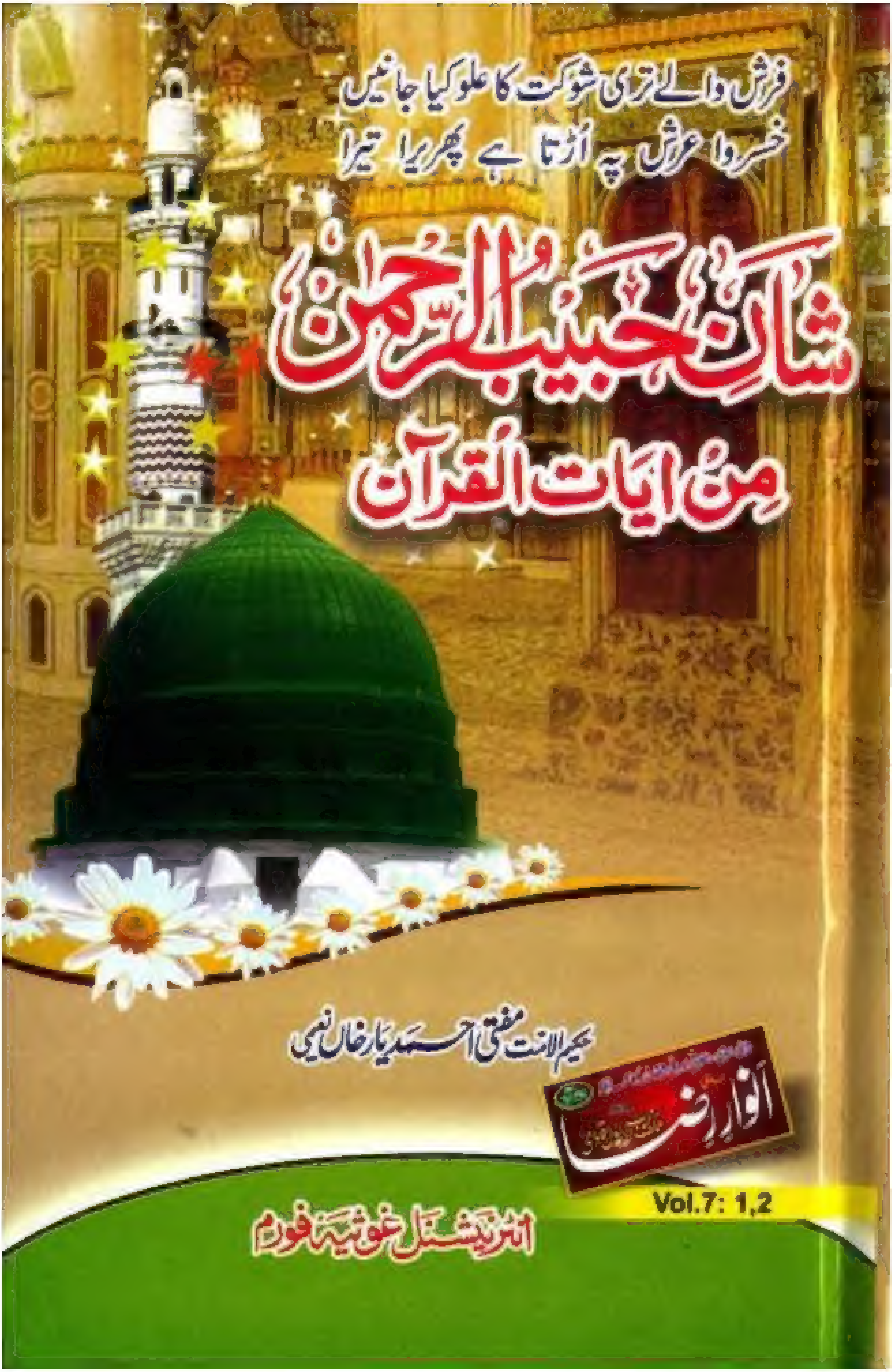
فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا
شانِ حبیب الرحمٰن
مِن آیات القرآن
حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی
انوارِ رضا
Vol.7: 1,2
انٹرنیشنل غوثیہ فورم

میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اگر کسی پر توجہ فرمائیں تو اس کو بھی عرش سے فرش تک روشن ہو جائے

حضور غوث پاک فرماتے ہیں:

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِ

میں نے اللہ کے سارے شہروں کو ایسا دیکھا جیسے چند رائی کے دانے ملے ہوئے ہیں

غرض کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہر صفت عظیم ہے۔

يٰاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا (پارہ ۲۹، سورہ مزمل، رکوع ۱، آیت ۸۸)۔

اے کپڑوں میں لپٹنے والے رات میں قیام فرماؤ سوائے کچھ رات کے۔

یہ آیت کریمہ بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت شریف ہے اس میں محبوب علیہ السلام کو اور ان کے طفیل میں ساری امت کو تہجد کی نماز اور قرآن کریم کی ترتیل کے ساتھ تلاوت کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے مگر یہ خطاب بہت پر لطف ہے فرمایا گیا ہے کہ اے کپڑوں میں لپٹنے والے محبوب علیہ السلام جس سے معلوم ہوا کہ محبوب علیہ السلام کی ہر ادا پیاری ہے۔

اس آیت کریمہ کی شان نزول میں مفسرین کے چند قول ہیں ایک تو زمانہ وحی کے ابتداء میں حضور علیہ السلام کلام الٰہی کی ہیبت سے اپنے کپڑوں میں لپٹ جاتے تھے اس حالت میں آپ کو یہ ندا دی گئی ایک قول یہ ہے کہ حضور علیہ السلام ایک روز چادر شریف میں لپٹے ہوئے آرام فرما رہے تھے اس حالت میں آپ کو یہ ندا دی گئی، بعض حضرات نے یہ بھی کہا کہ اس آیت سے مراد ہے اے نبوت کی چادر میں لپٹنے والے۔

روح البیان میں اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ رات کو محبوب علیہ السلام چادر اوڑھے آرام فرما رہے تھے رب العالمین نے اشتیاق فرمایا کہ اس وقت ہمارے محبوب ہم سے مناجات اور راز و نیاز کی باتیں کریں تو ندا دیکر جگایا کہ اے آرام فرمانے والے محبوب اس وقت ہم سے باتیں کرو، غرض کہ کوئی سی بھی توجیہ کی جائے مگر شان محبوبی اچھی طرح اس سے ظاہر ہو رہی ہے۔

مسئلہ: نماز تہجد شروع اسلام میں واجب تھی، اور بعض کے قول پر فرض، بعد میں اس کا وجوب منسوخ ہو گیا اور اس آیت سے منسوخ ہوا جو اسی سورت میں آگے مذکور ہے فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ (تفسیر خزائن العرفان و تفسیر احمدی) اب نماز تہجد سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے کہ اگر بستی میں ایک نے بھی پڑھ لی تو سب بری ہو گئے اور اگر کسی نے نہ پڑھی تو بس سنت کے تارک ہوئے۔

علم غیب دو طرح کا ہے ایک تو وہ جس کو دلیل وغیرہ سے معلوم کر سکیں جیسے خدا
جنت دوزخ وغیرہ غیب ... دوسرے وہ جس کو دلیل وغیرہ سے معلوم نہ کر سکیں وہ کلی
طور پر غیب اور خدائے پاک کا ہی خاصہ ہے۔ دوسرے وہ جس کو دلیل وغیرہ سے معلوم نہ کر سکیں وہ بھی
صرف پیغمبروں اور رسولوں کے سوا اوروں کو بھی عطا ہوتا ہے جیسے قرآن میں فرمایا یُؤْمِنُوْنَ
بِالْغَیْبِ تو رسولوں کے سوا اوروں کو بھی عطا ہوتا ہے جس کو فرمایا غَیْبِهٖ یہ غیب سوائے رسول
اور دوسری قسم کا غیب، یہ خدا کا غیب ہے جس کو فرمایا غیبہ یہ غیب سوائے رسول
کے کسی کو نہ دیا جائے گا۔ ہاں جس کو رسول علیہ السلام اپنے کرم سے بتا دیں اس کو حضور
کے ذریعہ سے ملے گا یہی اس آیت میں مراد ہے کہ پروردگار عالم اپنا غیب اپنے
علیہ السلام کے سوا کسی کے قبضہ میں نہیں دیتا۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم رسول کے سوا کسی کے قبضہ میں نہیں دیتا۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ
تعالیٰ نے خاص اپنا غیب عطا فرمایا۔ (تفسیر کبیر اور تفسیر بیضاوی اور روح البیان)

اب جن آیتوں میں ذکر ہے کہ سوائے خدا کے اور کوئی غیب نہیں جانتا۔ اس کے معنی
یہ ہیں کہ حقیقی اور ذاتی علم خدائے پاک کے ساتھ خاص ہے انکار ہے ذاتی کا اور ثبوت ہے عطائی علم
کا۔ اس کی مثال ایسے ہے قرآن پاک میں آتا ہے اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ساری عزتیں اللہ ہی کے
لئے ہیں پھر ارشاد ہوا فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ عزت اللہ کی ہے اور رسول کی
اور مسلمانوں کی ایک جگہ ارشاد ہوا اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ سوائے خدا کے کسی کا حکم نہیں دوسری
جگہ ارشاد ہوا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا جب کسی شوہر اور بیوی میں
جھگڑا ہو جائے تو ایک پنچ تو عورت کی طرف سے اور ایک مرد کی طرف سے بھیجو۔

اب ان آیتوں کا یہی مطلب ہے کہ حقیقی عزت اور حقیقی حکومت تو صرف اللہ ہی کی
ہے، مگر خدا کے دینے سے مسلمانوں کو عزت بھی ملی اور حکومت بھی اسی طرح علم غیب
حضور کو کتنا علم غیب دیا، یہ تو دینے والا رب اور لینے والے محبوب ہی جانتے ہیں لوح محفوظ
میں سارے مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ کا علم ہے مگر لوح محفوظ میرے آقا کے علم کے دریا کا ایک
قطرہ ہے قصیدہ بردہ میں ہے۔

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

ہاں جس قدر روایات سے پتہ لگتا ہے وہ یہ ہے کہ از ازل تا روز قیامت ذرہ ذرہ اور
قطرہ قطرہ کا علم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیا گیا، از عرش تا فرش آپ کو دکھائے گئے، اگر
کوئی پرندہ بھی پر مارتا ہے تو حضور کو اس کا بھی علم دے دیا گیا، اس کی پوری تحقیق ہماری
کتاب جاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ میں دیکھو ایسی تحقیق اور جگہ مشکل سے ملے گی۔

دوسری بات اس آیت سے یہ معلوم ہوئی کہ خدا کا علم غیب حضور علیہ السلام کے قبضہ

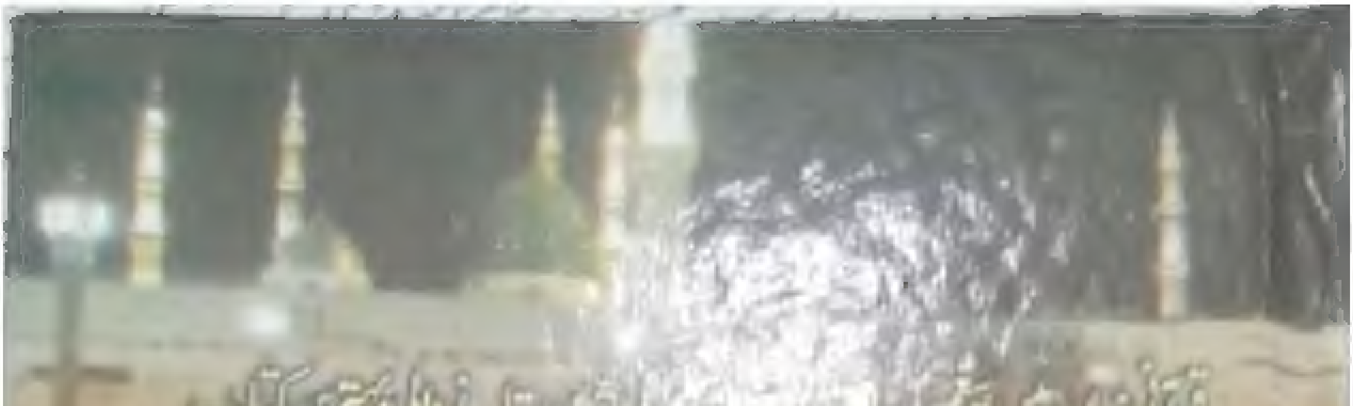

قرآنی زبان میں پیغمبر اسلام [illegible] بتانے والی بہترین کتاب

شانِ حبیب الرحمن

مِن آیاتِ القرآن

مؤلف

مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمہ

رضوی کتاب گھر دہلی

ذاتی آپ کا کوئی ثابت کرے۔ (محمد سرفراز خان صفدر، عبارات اکابر ص ۱۸۰۔۱۸۱)

لیجئے جناب! اب ہم نے آپ کی اختیار کردہ اور نقل کردہ عبارت سے ذاتی اور عطائی کی تقسیم ثابت کر دی ہے۔

عدم توجہ، عدم علم کو مستلزم نہیں

اور علم کے باوجود توجہ نہ ہونے کے بارے میں خلیل احمد صاحب لکھتے ہیں:

ہاں کسی جزوی حادثہ حقیر کا حضرت کو اس لئے معلوم نہ ہونا کہ آپ نے اس کی جانب توجہ نہ فرمائی آپ کے اعلم ہونے میں کسی قسم کا نقصان پیدا نہیں کر سکتا۔

(خلیل احمد انبیٹھوی المہند علی المفند مع رسائل، ص ۲۳۹)

یہی عبارت بعینہٖ مخالف مذکور نے بھی "عبارات اکابر" ص ۱۸۸ پر نقل کی ہے۔

خلاصہ یہ کہ مخالف مذکور نے بڑے طنطنہ سے یہ کہا تھا کہ ذاتی اور عطائی کی تقسیم باطل ہے اور ہم نے ان کو اور ان کے اکابر کے قلم سے اسی تقسیم کو ثابت کر دیا ہے۔ وللہ الحمد ؎

نگاہ شوخ کی کوتاہیوں کو کیا کہا جائے
کہ اپنی جنبش بیم کے افسانے نہیں دیکھے

یہاں تک ہم نے رسول اللہ ﷺ کا علم تدریجی، نبوت سے پہلے غیب کا علم، حضور ﷺ کے علم پر علم غیب کا اطلاق ذاتی اور عطائی کا ثبوت بیان کیا ہے۔ اب ہم آپ کے سامنے علم کے بارے میں اہل سنت کا مسلک، اس پر دلائل اور علماء اسلام کی عبارات پیش کریں گے۔ گفتگو لمبی ضروری ہو جائے گی مگر کیا کریں کہ ؎

تمہارے ہی فریب حسن کا میں زخم خوردہ ہوں
تمہیں ہر حال میں سننی پڑے گی داستاں میری

علم کلی کے بارے میں اہل سنت کا مسلک

اہل سنت کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو کائنات کے ہر ذرہ کا علم تفصیلی عطا فرمایا ہے۔ لیکن یہ عقیدہ قطعی نہیں ہے کہ اس کا منکر کافر ہو۔ بعض علماء اسلام نے حضور کے لئے کائنات کا علم تفصیلی نہیں مانا۔ بعض نے روح کے علم میں اختلاف کیا۔ بعض نے امور

مقامِ ولایت و نبوّت

تصنیف

مفسرِ قرآن و شارحِ حدیث حضرت علامہ غلام رسول سعیدی

از غیوب خاصہ خود می فرماید (تفسیر خازن میں) آیت اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ کے ماتحت ہے) فَیُظْهِرُهٗ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنَ الْغَیْبِ حَتّٰی یَسْتَدِلَّ عَلٰی نُبُوَّتِهٖ بِمَا یُخْبِرُ بِهٖ مِنَ الْمُغَیَّبَاتِ فَیَكُوْنُ ذٰلِكَ مُعْجِزَةً لَّهٗ

(روح البیان یہی آیت) قَالَ ابْنُ الشَّیْخِ اِنَّهٗ تَعَالٰی لَا یُطْلِعُ عَلَی الْغَیْبِ الَّذِیْ یَخْتَصُّ بِهٖ تَعَالٰی عِلْمُهٗ اِلَّا الْمُرْتَضٰی الَّذِیْ یَكُوْنُ رَسُوْلًا وَمَا لَا یَخْتَصُّ بِهٖ یُطْلِعُ عَلَیْهِ غَیْرَ الرَّسُوْلِ۔

ابن شیخ نے فرمایا کہ رب تعالیٰ اس غیب پر جو اس سے خاص ہے کسی کو مطلع نہیں فرماتا سوائے برگزیدہ رسول کے اور جو غیب کہ رب سے خاص نہیں اس پر غیر رسول کو بھی مطلع فرما دیتا ہے۔

اس آیت اور ان تفاسیر سے معلوم ہوا کہ خدائے قدوس کا خاص علم غیب حتیٰ کہ قیامت کا علم بھی حضور علیہ السلام کو عطا فرمایا گیا اب کیا شے ہے جو علم مصطفیٰ علیہ السلام سے باقی رہ گئی۔

(۳) فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى۔ (النجم:۱۰)

اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔

مدارج النبوۃ جلد اول وصل رویت الٰہی میں ہے

فاوحی الآیہ بشامل علوم ومعارف وحقائق وبشارات واشارات واخبار وآثار وکرامات و کمالات در احیطہ این ابهام داخل است وجمہ را شامل وکثرت وعظمت اوست کہ مبهم آورد وبیان نہ کرد اشارات بآنکہ جز علم علام الغیوب ورسول محبوب بہ آں محیط نتواند شد مگر آں چہ آں حضرت بیان کردہ۔

معراج میں رب نے حضور علیہ السلام پر جو سارے علوم اور معرفت اور بشارتیں اور اشارے اور خبریں اور کرامتیں وکمالات وحی فرمائے وہ اس ابہام میں داخل ہیں اور سب کو شامل ہیں ان کی زیادتی اور عظمت ہی کی وجہ سے ان چیزوں کو بطور ابہام ذکر کیا بیان نہ فرمایا۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ ان علوم غیبیہ کو سوائے رب تعالیٰ اور محبوب علیہ السلام کے کوئی نہیں احاطہ کر سکتا۔ ہاں جس قدر حضور نے بیان فرمایا وہ معلوم ہے۔

اس آیت اور عبارت سے معلوم ہوا کہ معراج میں حضور علیہ السلام کو وہ علوم عطا ہوئے۔ جن کو نہ کوئی بیان کر سکتا ہے اور نہ کسی کے خیال میں آ سکتے ہیں ماکان وما یکون تو صرف بیان کے لیے ہے۔ ورنہ اس سے بھی کہیں زیادہ کی عطا ہوئی۔

(۴) وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ (التکویر:۲۴)

اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔

یہ جب ہی ہو سکتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم غیب ہو۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام لوگوں کو اس سے مطلع فرما دیتے ہوں۔

(معالم التنزیل یہی آیت) یَعْنِیْ الْغَیْبَ وَخَبَرَ السَّمَآءِ وَمَا اطَّلَعَ عَلَیْهِ مِنَ الْاَخْبَارِ وَالْقَصَصِ بِضَنِیْنٍ اَیْ بِبَخِیْلٍ یَقُوْلُ اِنَّهٗ یَاْتِیْهِ عِلْمُ الْغَیْبِ فَلَا
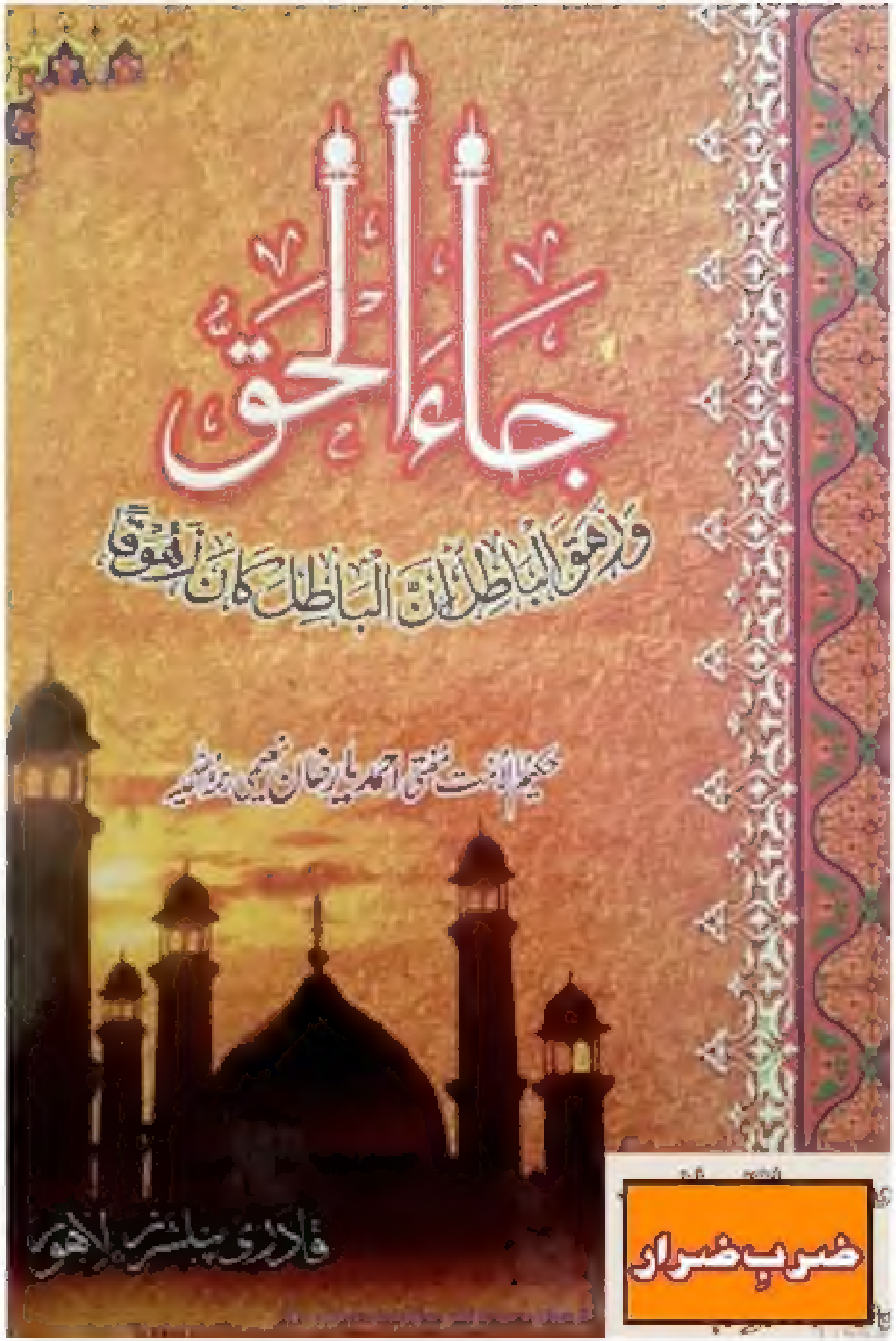
حضور علیہ السلام غیب پر اور آسمانی خبروں پر اور ان خبروں وقصوں پر بخیل نہیں ہیں۔ مراد یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کے پاس علم غیب آتا ہے پس وہ اس میں تم پر بخل نہیں کرتے بلکہ تم کو سکھاتے ہیں